[This question paper contains 4 printed pages.]

Sr. No. of Question Paper : 8070 **GC** **Your Roll No................**

Unique Paper Code : 62141903

Name of the Paper : Study of Medieval Prose & Poetry

Name of the Course : **B.A. (Prog.) Urdu B**

Semester : III

Duration : 3 Hours Maximum Marks : 75

Instructions for Candidates

1. Write your Roll No. on the top immediately on the receipt of this question paper.

۱۔ مندرجہ ذیل میں سے کسی دو اقتباس کی وضاحت کیجیے۔ سیاق و سباق کا حوالہ بھی دیجیے۔ 15

(الف)

بھائی سو دوسو میں کلام نہیں کلام اس میں ہے کہ نواب صاحب دوستانہ و شاگردانہ دیتے ہیں۔ مجھ کو نوکر نہیں سمجھتے ہیں۔ ملاقات بھی دوستانہ رہی۔ معانقہ و تعظیم جس طرح احباب میں رسم ہے وہ صورت ملاقات کی ہے۔ لڑکوں سے میں نے نذر دلوائی تھی۔ بس بہرحال غنیمت ہے رِزق کے اچھی طرح سے ملنے کا شکر چاہیے۔ کمی کا شکوہ کیا؟ انگریز کی سرکار سے دس ہزار روپیہ سال ٹھہرے۔ اس میں سے مجھ کو ملے ساڑھے سات سو روپیہ سال ایک صاحب نے نہ دیئے مگر تین ہزار روپیہ سال۔ عزت میں وہ پایہ جو رئیس زادوں کے واسطے ہوتا ہے بنا رہا۔ خاں صاحب بسیار مہربان دوستاں القاب، خلعت سات پارچہ اور چوغے و سرپیچ و مالائے مروارید۔ بادشاہ اپنے فرزندوں کے برابر پیار کرتے تھے۔

(ب)

ہاتھ سے داڑھی مونچھ کو سنوارا۔ آہستہ سے عمامہ کو ذرا اور جمالیا۔ چغے کے دامن سمیٹے اور بڑے مودب، مقطع بن کر ہاتھ باندھے، نیچے نظریں کیے ڈرتے ڈرتے دبے پاؤں کوٹھی کی طرف کو بڑھے خدمت گار اور اردلی کے چپراسیوں نے تو احاطے کے باہر سے تاڑ لیا تھا کوٹھی کے پاس آتے دیکھ قصداً اِدھر اُدھر کو ٹل گئے۔ تھوڑی دیر زینے کے نیچے ٹھٹکے کہ کوئی آدمی نظر آئے تو اوپر چڑھنے کا قصد کریں۔ چلنے کی، باتوں کی اور چیزوں کے رکھنے اٹھانے کی آوازیں ہیں کہ برابر چلی آتی ہیں مگر کوئی آدمی نظر نہیں آتا۔ آخر ناچار ستون کی آڑ میں جوتیاں اتار، ہمت کر کے، بے بلائے اوپر پہنچے۔ کرسی نہیں، مونڈھا نہیں، فرش نہیں، کھڑے سوچ رہے ہیں کہ کیا کریں، لوٹ چلیں پھر خیال آتا ہے کہ ایسا نہ ہو لوٹنے کو صاحب اندر آئینوں میں سے دیکھ لیں۔

15 ۲۔ مندرجہ ذیل میں سے کسی ایک حصے کی تشریح کیجیے۔ شاعر کا نام بھی بتائیے۔

(الف)

دیدۂ حیراں نے تماشا کیا دیر تلک وہ مجھے دیکھا کیا
آنکھ نہ لگنے سے سب احباب نے آنکھ کے لگ جانے کا چرچا کیا
ان سے پری وش کو نہ دیکھے کوئی مجکو مری شرم نے رسوا کیا
جور کا شکوہ نہ کروں ظلم ہے راز مرا صبر نے افشا کیا
دشمنِ مومنؔ ہی رہے بت سدا
مجھ سے مرے نام نے یہ کیا کیا

(ب)

شب آنکھوں سے دریا سا بہتا رہا انہی نے کنارے لگایا ہمیں
لگے سر سے جوں شمع پاتک کٹے سب اس داغ نے آہ کھایا ہمیں
جلیں پیش و پس جیسے شمع و پتنگ جلاوہ بھی جس نے جلایا ہمیں
ازل میں ملا کیا نہ عالم کے تئیں قضا نے یہی دل دلایا ہمیں
رہا تو تو اکثر الم ناک میرؔ
ترا طور کچھ خوش نہ آیا ہمیں

15 ۳۔ مندرجہ ذیل میں سے کسی ایک حصے کی تشریح کیجیے۔ نظم اور شاعر کا نام بھی بتائیے۔

(الف)

وہ لب ریز جو نہر تھی جا بہ جا سو آنکھوں کو وہ رہ گئی ڈبڈبا
اچھلتے تھے فوارے جو اس کے واں گیا سب نکل اس کا تاب و تواں
مژہ پر جو اشک تھے جھڑ گئے غرض روتے روتے گڑھے پڑ گئے
ہوا حال چشموں کا یاں تک تباہ کیا رخت پانی نے اپنا سیاہ
نہ بگلوں کا عالم نہ وہ قرقرے نہ وہ آب جوئیں نہ سبزے ہرے

(ب)

سینہ سے جبکہ ہو گئی برچھی ستم کی پار گھوڑے پہ ڈگمگانے لگا حرنا مدار
رکھ کر جگر پہ ہاتھ پکارا وہ دل فگار اے فاطمہ کے لال یہ خادم ہوا نثار
اب شفقتِ امامِ حجازی کا وقت ہے
آقا یہی غلام نوازی کا وقت ہے
جس دم سنی امام امم نے صدائے حُر چھاتی پہ ہاتھ مار کے بولے کہ ہائے حُر
رو کر کہا رفیقوں سے دیکھی وفائے حر خیمے میں پیٹنے لگی زینب برائے حر
کھینچی جو شہ نے آہ دلِ بے قرار سے
نکلی تڑپ کے فاطمہ زہرا مزار سے

۴۔ سرسید احمد خاں کی ادبی خدمات کا جائزہ پیش کیجیے۔ 10

یا

ڈپٹی نذیر احمد کی تحریر 'ایک ہندوستانی ڈپٹی کلکٹر کی اپنے افسر سے ملاقات' کا مختصر جائزہ پیش کیجیے۔

۵۔ شیخ ابراہیم ذوق کی غزل گوئی کی خصوصیات بیان کیجیے۔ 10

یا

مرزا اسد اللہ غالب کی شاعری پر ایک مضمون لکھیے۔

۶۔ میر حسن کی مثنوی سحرالبیان کے حصے 'داستان تیاری میں باغ کی' کا حال اپنے الفاظ میں لکھیے۔ 10

یا

میر انیس کے مرثیہ نگاری کی خصوصیات بیان کیجیے۔